کتاب صلاۃ اللیل - حدیث 5

Govornik: Shafiq Flynn
Izvor: https://minbarlive.com/videos/ur/5

> یہ درس کتابِ صلوۃ اللیل کی پانچویں حدیث کی شرح ہے، جس میں حضرت عمر فاروقؓ کا رات کے آخری حصے میں اپنے اہلِ خانہ کو نماز کے لیے جگانا اور آیت «وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا» کی تلاوت بیان کی گئی ہے ساتھ ہی رات کی نماز کی تعداد، دو دو رکعت کی سنت، وتر، اور مختلف فقہی مذاہب کے موقف پر تفصیلی بحث کی گئی ہے

SAŽETAK

یہ بیان کتابِ صلوۃ اللیل کی پانچویں حدیث کی تشریح پر مبنی ہے، جو امام مالک نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے حدیث کے مطابق حضرت عمر رات میں جتنی نماز اللہ نے چاہی پڑھتے، اور جب رات کا آخری حصہ آتا تو اپنے اہلِ خانہ کو نماز کے لیے جگاتے اور «الصلاة الصلاة» کہتے، پھر آیت «وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا» تلاوت فرماتے مقرر بتاتے ہیں کہ یہ اثر نبی ﷺ سے متصل نہیں بلکہ حضرت عمر کے افعال بیان کرتا ہے، اور یہ کہ نمازِ شب کی کوئی مقرر حد نہیں تھی وہ امیرالمومنین کی مصروفیات کے باوجود عبادت کو ترک نہیں کرتے تھے، اور اپنے ایمان کو صرف اپنے فائدے تک محدود نہیں رکھتے تھے بلکہ اہلِ خانہ کو بھی ترغیب دیتے تھے اس موقع پر نبی ﷺ کی سنت اور خلفائے راشدین کی پیروی کی وصیت، اور سنت کو «نواجذ» سے تھامنے کی تاکید بھی بیان کی گئی ہے حدیث «صلاة اللیل مثنی مثنی» کی روشنی میں رات کی نماز کے دو دو رکعت ہونے، وتر کے طاق ہونے، اور تعداد میں نہ کم سے کم نہ زیادہ سے زیادہ حد مقرر ہونے پر بحث کی گئی ہے مختلف فقہی مذاہب — مالکیہ، شافعیہ، حنابلہ، حنفیہ — کے موقف، ان کی دلائل، اور ابن عمر و عائشہ رضی اللہ عنہما کی روایات کو جمع کرنے کا طریقہ تفصیل سے بیان کیا گیا ہے قیام اللیل کے فوائد، تدبرِ قرآن، دعا میں اجتہاد، بیداری کی مشقت، اور اسے طویل مدتی منصوبے کے طور پر اپنانے کی ترغیب دی گئی ہے آخر میں نفل نماز میں جماعت کے حکم اور عملی منصوبہ بندی پر بات کی گئی ہے

KLJUČNE PORUKE

- حدیثِ پنجم کے مطابق حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ رات کے آخری حصے میں اپنے اہلِ خانہ کو نماز کے لیے جگاتے اور «الصلاة الصلاة» کہتے، پھر آیت «وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا» (Qur'an 19:55) تلاوت فرماتے

- یہ اثر نبی ﷺ سے متصل نہیں بلکہ حضرت عمر کے افعال بیان کرتا ہے، اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ نمازِ شب کی کوئی مقرر حد یا کم از کم تعداد نہیں تھی

- امیرالمومنین کی مصروفیات کے باوجود عبادت ترک نہ کرنا، اور ایمان کو اپنے آس پاس والوں تک پہنچانا ہی مکمل ایمان کی تصویر ہے

«نبی ﷺ نے اپنی سنت اور خلفائے راشدین کی سنتوں کی پیروی کی وصیت فرمائی، اور سنت کو «نواجذ سے تھامنے کی تاکید کی۔

حدیث «صلاة اللیل مثنی مثنی» کے مطابق رات کی نماز دو دو رکعت ہے، اور وتر ایک رکعت سے طاق عدد مکمل کیا جاتا ہے۔

رات کی نماز کی تعداد بالاجماع کھلی ہے — نہ کوئی کم سے کم حد مقرر ہے نہ زیادہ سے زیادہ؛ تاہم گیارہ رکعت (آٹھ نفل + دو شفع + ایک وتر) بہترین تعداد ہے۔

قیام اللیل صرف رکعتوں کی گنتی نہیں بلکہ اللہ کے ساتھ حقیقی تعلق، تدبرِ قرآن، اور دعا میں اجتہاد کا نام ہے؛ اسے چھوٹے سے شروع کر کے بتدریج اپنانا چاہیے۔

ČLANAK

حدیث کا تعارف اور تخریج ##**

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین، والصلوۃ والسلام علی الرسول الأمین وعلی آلہ وصحبہ أجمعین، وبعد۔

ہم کتابِ صلوۃ اللیل میں آگے بڑھ رہے ہیں اور ہم حدیثِ پنجم تک پہنچ چکے ہیں، جو امام مالک رحمہ اللہ مجھ سے عبید اللہ بن یحییٰ نے بیان کیا، مجھ سے مالک نے، زید بن اسلم **:**نے روایت کی ہے انہوں نے کہا سے، ان کے والد سے، حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رات میں جتنی اللہ نے چاہی نماز پڑھتے رہتے، یہاں تک کہ جب رات کا آخری حصہ آتا تو اپنے اہل کو نماز کے لیے جگاتے اور ان سے کہتے **:**وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ **:** پھر یہ آیت تلاوت فرماتے**(**نماز، نماز، نماز**)** الصلاة الصلاة الصلاة **(wa'mur ahlaka biṣ-ṣalāti waṣṭabir ʿalayhā) — «اور اپنے اہل کو نماز کا حکم دیجیے اور اس پر ثابت قدم رہیے**»**** عَلَيْهَا

مجھ سے مالک نے زید بن اسلم سے، ان کے والد سے بیان کیا کہ حضرت عمر بن الخطاب **:**امام مالک نے کہا رضی اللہ عنہ رات میں جتنی اللہ نے چاہی نماز پڑھتے رہتے، یہاں تک کہ جب رات کا آخری حصہ آتا تو اپنے اہل کو نماز کے لیے جگاتے اور ان سے کہتے **:**وَأْمُرْ **:** پھر یہ آیت تلاوت فرماتے**(**نماز، نماز، نماز**)** الصلاة الصلاة الصلاة **(wa'mur ahlaka biṣ-ṣalāti waṣṭabir ʿalayhā) — «اور اپنے اہل کو نماز کا حکم دیجیے اور اس پر ثابت قدم رہیے**»**** أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا

حدیث کا دلالت **:**نمازِ شب کی کوئی مقرر حد نہیں

یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ یہ اثر نبی ﷺ سے متصل نہیں، بلکہ یہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے افعال بیان کرتا ہے، نبی ﷺ کے افعال نہیں۔ اور جب حضرت عمر بن الخطاب سے متعلق یہ آثار آتے ہیں تو یہ عموماً عہدِ نبوت سے متعلق نہیں ہوتے، اور نہ ہی ان کے ان افعال سے متعلق ہوتے ہیں جو انہوں نے اس وقت کیے جب نبی ﷺ ان کے ساتھ تھے؛ کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو یہ نبی ﷺ کی طرف اشارہ کرتے۔ لیکن جب یہ آثار آتے ہیں، خواہ ان کے ہوں یا کسی اور کے، تو یہ عموماً ان کی طرف بطور امیرالمومنین یا خلیفہ یا مسلمانوں کے قائد کے طور پر اشارہ کرتے ہیں، اور اسی حیثیت میں۔

چنانچہ جب وہ خلیفہ تھے تو وہ قیام اللیل یا تہجد اپنی استطاعت کے مطابق پڑھتے تھے۔ نمازِ شب کی کوئی مقرر حد یا کم از کم مقدار نہیں تھی۔ وہ گیارہ رکعتیں نہیں تھیں جنہیں ہم جانتے ہیں، اور نہ دو یا ایک یا تین یا پانچ رکعتیں تھیں۔ کوئی مقرر حد نہیں تھی۔ وہ اپنی استطاعت کے مطابق پڑھتے تھے۔ کچھ دنوں

میں جب ان کے پاس زیادہ طاقت اور زیادہ وقت ہوتا تو زیادہ پڑھتے، اور کچھ دنوں یا کچھ راتوں میں جب ان کے پاس کم وقت ہوتا تو اس وقت کے موقع کے مطابق کم پڑھتے۔

اسباق: عبادت کے ساتھ ذمہ داری

یہ ہمیں یہ بھی سکھاتا ہے کہ امیرالمومنین ہونا انہیں رات میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عبادت سے نہ روک سکا، باوجود اس کے کہ وہ کتنے ہی مصروف تھے ویسے بھی، ہماری آج کی مصروفیت اور ان کی مصروفیت کے درمیان کوئی موازنہ نہیں۔ کوئی موازنہ نہیں یہ ہے جو آپ کے پاس ہے ان کے پاس نہ آسائشیں تھیں اور نہ سہولتیں۔ یہ امیرالمومنین ہیں، اور یہ اس وقت کی بات ہے جب اسلام میں بہت کچھ ہو رہا تھا اس کے باوجود، جو نمونہ انہوں نے ہمارے لیے چھوڑا، وہ نمونہ جس کی بدولت انہیں زندگی میں ہی جنت کا وعدہ ملا، وہ نمونہ جس کی بدولت انہیں نبی ﷺ کی وہ قریبی صحبت اور رب سے وہ گہرا تعلق ملا، وہ بہترین انسانیت کا نمونہ تھا اور وہ نمونہ ایسا نمونہ ہے جس میں اللہ کے حقوق کبھی نظرانداز نہیں کیے جاتے، چاہے معاملہ کچھ بھی ہو۔

یہی وہ نمونہ ہے جس کی پیروی ہم سب کو کرنی چاہیے کیونکہ نبی ﷺ نہ، جیسا کہ آپ جانتے ہیں، اپنی سنت کی پیروی کی وصیت فرمائی، اور یہ کہ ان کی سنت کے بعد ہمیں خلفائے راشدین مہدیین کی مشقوں اور سنتوں کی پیروی کرنی چاہیے، جنہیں ہدایت دی گئی اور یہی ہدایت کی پیروی تھی پھر آپ سنت کو نواجذ سے تھام لو اسے تھام لو اسے دانتوں سے پکڑ لو تصور کریں کہ آپ کو اس :ﷺ نے فرمایا سے چھینا جا رہا تھا سنت کو اس طرح تھام لو جیسے آپ اسے پکڑتے ہیں اسے اپنے دانتوں سے پکڑ لو سنت پر مضبوطی سے قائم رہو یہ ہمارے نبی ﷺ کی وصیت تھی اور یہ بہترین وصیت تھی اور یہ وہ ،بہترین مخلوق کا راستہ ہے، سب سے بڑے اجر والا راستہ — معاف کیجیے — وصیت ہے جو راستہ ہے جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے ہاں سب سے بلند درجے والا راستہ، ترازو میں سب سے بھاری راستہ، سب سے بڑی کامیابی کی طرف لے جانے والا راستہ، کسی بھی انحراف یا گمراہی یا باطل سے سب سے دور راستہ یہی بہترین راستہ تھا اور جو اس راستے سے ہٹ کر کسی اور کی طرف مڑے تو اس نے اسے بدل ڈالا جو بہتر ہے اس سے جو کمتر تھا پس ہم اللہ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اس راستے پر محفوظ رکھے جو اسے سب سے زیادہ پسند تھا

اہلِ خانہ کو جگانا اور رات کے آخری حصے کو غنیمت جاننا

آخر میں اپنے اہل کو جگاتے تھے، اپنے گھر والوں کو جگاتے اور انہیں رات — اپنی نماز کے علاوہ — پھر وہ یعنی وقت کا آخری حصہ، رات کا آخری — ختم ہونے سے پہلے کچھ نماز ادا کرنے کی ترغیب دیتے اور یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ عبادت کے لیے بہترین وقت — حصے کو غنیمت جانتے تھے، جو رات کا آخری حصہ ہے، مختلف روایات کے مطابق آخری تہائی یا آخری دو تہائی لیکن یہ رات کا آخری حصہ ہے، جو دعا کی قبولیت کا وقت ہے، سب سے بڑے اجر کا وقت ہے، اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے استجابت کا وقت تھا اور یہ کہ ان کا ایمان صرف اپنے فائدے تک محدود نہیں تھا، بلکہ ایسا ایمان ہے جو خود افراد سے آگے بھی بڑھتا ہے اور اپنے آس پاس والوں کو اس راستے کی پیروی کی ترغیب دیتا تھا یہ ایمان کی مکمل تصویر تھی ایسا کوئی کامل ایمان نہیں جہاں آپ اپنی ترقی پر خوش ہوں اور اپنے آس پاس والوں کی پروا نہ کریں۔ اسلام کو ایسے نہیں سمجھا جاتا اور تقویٰ کو ایسے نہیں سمجھا جاتا اگر آپ اپنے لیے خوش ہیں اور بے پرواہ ہیں، اور خوش ہیں کہ وہ جیسے چاہیں چلے جائیں، تو یہ نبی ﷺ کا نمونہ نہیں، اور نہ ان صالح سلف کا نمونہ ہے جنہوں نے ان کی پیروی کی۔

نماز کا حکم دینا اور اس پر صبر کرنا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **(wa'mur ahlaka biṣ-ṣalāti waṣṭabir ʿalayhā) — «اور اپنے اہل کو نماز کا حکم دیجیے اور اس پر ثابت قدم رہیے»** وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا

،اپنے اہل کو نماز کا حکم دو، نماز، نماز، اس کی حفاظت کرو :کہ مطابق ہے وہ کہتے تھے اس کی حفاظت کرو، انہیں ترغیب دو، اور اس پر صبر کرو اور ثابت رہو اسے ایک بار کی دعوت یا صرف ایک دفعہ کی دعوت نہ بناؤ اس دعوت کو ایسا نہ بناؤ کہ اگر اسے قبول کر تو آپ خوش ہو جائیں، اور اگر — ٹھیک ہے، لوگوں نے آپ کی دعوت قبول کر لی — لیا جائے لوگوں نے آپ کی دعوت قبول نہ کریں تو آپ انہیں دعوت دینا چھوڑ دیں نہیں اس کا مطلب ہے کہ آپ کو صبر کی ضرورت ہے، اور انہیں دعوت دیتے رہنے کی، چاہے وہ مثبت میں جاگنا نہیں چاہتا، نہیں، یا وہ آپ سے اس بارے میں جھگڑیں اور :جواب نہ دیں، یا کہیں آپ نے مجھے رات میں :اور کہیں — أستغفر الله — اس کی وجہ سے آپ سے نفرت کریں کیوں جگایا؟ اے ابا، مجھے سونے دو میں دیر تک جاگتا رہا ہوں کچھ لحاظ نہیں؟ اس اور اس پر ثابت قدم» — (waṣṭabir ʿalayhā) ،قسم کی باتیں نہیں وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا آپ کو ہر اس تکلیف یا مشکل پر صبر کرنا ہے جو ایسے شخص سے پیدا ہو سکتی ہے جس کا**«رہے** ایمان اس سطح پر نہ ہو، یا جس کا ایمان اسلام کے راستے کی قدر نہ کرتا ہو، اور جو آپ کی اس دعوت کی قدر نہ کرے جو اس کے فائدے میں ہے اس کے دن کے اس مرحلے میں، وہ اس کی قدر نہ کرے

مداومت تاکہ یہ عادت بن جائے

جاری رکھیں، اور مسلسل جاری رکھیں یہاں تک کہ یہ نماز ایک پختہ عادت بن جائے ابن عبد البر نے اس حدیث کی اس آیت کی تفسیر اور شرح میں ذکر کیا ہے کہ اہلِ علم نے اس سے یہ سمجھا کہ اس میں نظم و ضبط شامل ہے؛ آپ ایسے نظم و ضبط کی دعوت دیتے ہیں جس کا مقصد عمل کو ایک مستقل عادت بنانا ہے ہم اپنے اہل اور اولاد کو ان کی نماز ادا کرنے کی تربیت دیتے ہیں، اور اس بات کی کہ وہ ان اعمال پر ثابت قدم اور مداوم رہیں

کیونکہ رات کے اندھیرے میں جاگنا آسان بات نہیں، یہ سہل نہیں لوگوں کو اس کی دعوت دینا بھی آسان نہیں اور اگر آپ چھوٹی عمر سے ہی یہ عادت پروان چڑھا سکیں تو آپ اپنے خاندان کو عظیم کامیابی کے لیے تیار کر رہے ہیں، اور انہیں وہ کچھ حاصل کرنے کے لیے تیار کر رہے ہیں جو ان لوگوں کے بس میں نہیں جو اس وقت نہیں جانتے کیونکہ جو جاگتے ہیں اور اس ابتدائی وقت سے بہترین طریقے سے فائدہ اٹھاتے ہیں وہ ان لوگوں سے بہت زیادہ حاصل کر سکتے ہیں جو اس وقت نہیں جانتے

برکتِ بکور اور قیام کی فضیلت

،نبی ﷺ نے واضح فرمایا کہ دن کے شروع میں اور بکور میں برکت ہے؛ وہاں اللہ کا فضل، اس کی رحمت اس کا عطا اور اس کا اجر اس وقت سے باہر کے اوقات سے زیادہ ہے اگر آپ اسے محسوس کر سکیں تو کہ اگر آپ اس وقت :یہ ایسی بات ہے جسے لوگوں کو نظرانداز نہیں کرنا چاہیے، بلکہ اسے سمجھنا چاہیے نماز پڑھتے ہیں تو آپ صالحین کی عبادت ادا کر رہے ہیں، اور یہی صالحین کرتے ہیں اگر آپ اس ابتدائی وقت میں دو رکعتیں یا دس رکعتیں یا چار رکعتیں یا جو بھی ہو پڑھتے ہیں، تو وہ جانتے ہیں کہ اللہ نے آپ میں برکت ڈالی ہے، اور آپ وہ نماز قائم رکھ رہے ہیں جو نبی ﷺ نے پڑھی، صحابہ نے پڑھی، اور ان سے پہلے انبیاء نے پڑھی اور یہ اللہ کا آپ پر فضل ہے کہ اس نے آپ کو اس میں حصہ دیا

فیصد یا ایسا ہی کوئی حصہ سو رہا ہے؛ یہ دنیا والوں میں سے بہت ہی **99.999** اور باقی لوگوں میں سے منتخب قلیل ہیں بہت ہی منتخب قلیل ہیں جو ایسا کرتے ہیں، اور میں سمجھتا ہوں کہ شاید وہ ایک فیصد سے بھی کم ہیں اگر آپ ان میں ہیں تو جان لیں کہ آپ ایک نخبہ میں ہیں، نہ صرف اپنے زمانے یا اپنی نسل کے نخبہ میں، بلکہ اس دنیا میں موجود ہر شخص کے مقابلے میں نخبہ میں؛ آپ قلیل میں سے ہیں پس اس سے اطمینان رکھیں، اس سے خوشخبری پائیں، اور اس نعمت اور اس عطا پر اللہ کا شکر ادا کریں

اہل کی تربیت اور انہیں آگ سے بچانا

(yā ayyuhā alladhīna یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا **:** اور یہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بھی مطابق ہے **āmanū) — «ایمان والو»** اپنے آپ کو اور اپنے اہل کو آگ سے بچاؤ انہیں سکھاؤ کے وہ اپنے آپ ،**«ا** کو آگ سے کیسے بچائیں، اور ان کی تربیت کرو تاکہ ان میں وہ عادات پیدا ہوں جو انہیں آگ سے دور رکھیں

تو اسلام اس امر کی ترغیب کیوں دیتا ہے؟ اور کیوں رات کی نماز کو سب سے عظیم عبادات میں شمار کیا جاتا ہے جو انسان ادا کر سکتا ہے، اور اسے اعلیٰ ترین درجات میں کیوں رکھا گیا ہے؟ یہ بلاشبہ سب سے عظیم عبادات میں سے ہے، اور اہلِ علم کے درمیان اس کے مرتبہ اور بلندیِ درجہ میں کوئی اختلاف نہیں یہ اعلیٰ ترین مراتب میں سے ہے اگر تم یہ کر سکو تو اس کے مقابلہ میں باقی ہر چیز آسان ہو جاتی ہے؛ جب تم اس پر قادر ہو گئے تو ہر دوسری چیز زیادہ آسان ہو جاتی ہے پھر تمہاری پانچوں نمازیں آسان ہو جاتی ہیں، کیونکہ تم نے سب سے مشکل کاموں میں سے ایک سے ابتدا کی اور اپنے نفس کو اس کا عادی بنایا اور اگر تم اسے خوب ادا کر سکو اور اس پر مداومت کر سکو تو گویا یہ ہر دوسری چیز میں آسانی کے کھلنے کا راز ہے

مداومت کا اپنے عامل پر اثر

پھر دباؤ تم پر غالب نہیں آئے گا، فکر و پریشانی تم پر قابض نہیں ہو گی، تم امید نہیں کھوؤ گے، اور اس طرح کی مشق کے ساتھ بے کاری اور سستی تم پر طاری نہیں ہو گی تم ہمیشہ کارآمد رہو گے، تمہاری دعائیں بلند مرتبہ ہوں گی، اور تمہارا سکون و اطمینان اور اللہ سے تمہارا تعلق بہت قریب اور گہرا ہو گا فرشتوں کے پاس تمہارے نام کثرت سے ذکر کیے جائیں گے، اور تم اعلیٰ ملأ میں، آسمانوں میں پہچانے جاؤ گے ہاں، تمہارا نام آسمانوں میں معروف ہو گا

کون مجھے پکارتا ہے کہ میں **:** کیا تم وہ حدیث نہیں جانتے جس میں اللہ تعالیٰ نزول فرماتا ہے اور پوچھتا ہے میں **:** اسے جواب دوں؟ چنانچہ جب اللہ نازل ہوتا ہے، تو وہ جو جانتا ہے کہ وہ وہاں موجود ہے، کہتا ہے حاضر ہوں، میں نے اپنی دعا کا جواب دے دیا کون مجھ سے بخشش مانگتا ہے کہ میں اسے بخش دوں؟ وہ انہیں خوب جانتا ہے پس کتنا عظیم مرتبہ ہے کہ تم ان میں شامل ہو جاؤ ان تمام تعلیمات کو اپنے ذہنوں میں محفوظ کیے بغیر نہ گزرنے دو اور ان شاء اللہ ہم آگے بڑھتے ہیں

پانچویں حدیث سے مستفاد مسائل

اس حدیث سے متعدد مسائل پیدا ہوتے ہیں ہم اب اس کتاب کی پانچویں حدیث میں ہیں، اور ساتویں حدیث ہے جو نبی ﷺ کی نفل نماز کی کیفیت سے متعلق ہے، اور ہم ابھی اسے لے کر آگے پیش کریں گے کیونکہ اس کا تعلق اسی بحث سے ہے

صلاة اللیل مثنی» : وہ وہی ہے جو شیخین نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا یعنی رات کی نماز دو — «**مثنی، فإذا خشي أحدكم الصبح صلّى ركعة واحدة تُوتِرُ له ما قد صلّى** دو رکعت ہے، پس جب تم میں سے کسی کو صبح کا خوف ہو تو ایک رکعت پڑھ لے جو اس کی پڑھی ہوئی نماز کو وتر بنا دے نبی ﷺ فرماتے ہیں کہ رات کی نماز دو دو رکعت ہے، یعنی دو رکعت دو رکعت، پس یہ ہمیشہ دو رکعتوں کے مجموعوں میں ہوتی ہے اور جب وہ وقت آ جائے جس میں تمہیں فجر کے قریب آنے اور یہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ رات کی نماز میں — اور صبح کے وقت کے داخل ہونے کا خوف ہو افضل ترین وہ ہے جو رات کے آخری حصے میں ادا کی جائے، کیونکہ رات کا آخری حصہ فجر کے وقت کے ہو جائے **(طاق)** تو ایک رکعت پڑھ لے تاکہ اس کی نماز کا عدد وتر — داخل ہونے پر ختم ہوتا ہے

وتر اور رکعتوں کی تعداد

دو، چار، چھ، آٹھ، دس، بار۔۔ لیکن اگر تم اس :پس اگر تم دو دو رکعت پڑھو تو عدد ہمیشہ جفت رہتا ہے میں ایک کا اضافہ کرو تو عدد طاق ہو جاتا ہے، اور یہی سنت ہے، اور یہی افضل ہے۔۔۔ اور کیوں؟ اللہ زیادہ ،جانتا ہے۔۔۔ کیوں وتر، یعنی رات کی نماز کی رکعتوں کی عدد کو طاق بنانا، افضل ہے؟ اللہ اس زیادہ جانتا ہے لیکن یہ وہ امر ہے جو نبی ﷺ نے ہمیں سکھایا کہ ہم کریں، اور اس کی ترغیب دی، کیونکہ یہ ان امور میں سے ہے جنہیں اللہ پسند فرماتا ہے اور جن سے وہ راضی ہوتا ہے۔۔۔

تو کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر تم وتر نہ پڑھو یا اپنی نماز کو طاق نہ بناؤ تو تم ناقص ہو؟ ایسا مطلب نہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تم کچھ چیزیں کھو رہے ہو؛ تم سنت کا اجر کھو رہے ہو، کیونکہ اگر تم طاق عدد اختیار کرو تو پہلے سنت کا اجر پا لیتے ہو اور تم نبی ﷺ کے امر اور ترغیب کی پیروی کا اجر بھی کھو رہے ہو پس تم نبی ﷺ کے امر اور ترغیب کی پیروی کا اجر کھو رہے ہو، اور نتیجتاً تم اجر و ثواب کھو رہے ہو تم زیادہ ثواب حاصل کر سکتے تھے اگر تم موقع غنیمت سمجھتے۔۔۔ :ہو بات یہی ہے

نبی ﷺ کی سنت کی پیروی مسلمان کا مقصد

جب ہم یہ سوچتے ہیں کہ بحیثیت مسلمان ہمیں کیسے چلنا چاہیے، تو ہمارے ذہن میں :اور بات یہی ہے میں اپنے نبی ﷺ کی پیروی کیسے کروں؟ یہی ہمیشہ مقصد ہونا چاہیے، اور یہی :ہمیشہ یہ ہونا چاہیے ،ہمیشہ ہماری اولین ترجیح ہونی چاہیے۔۔۔ کیونکہ ہم یقین سے جانتے ہیں کہ ان کی عبادت ہی افضل ہے اور ہم یقین سے جانتے ہیں کہ ان کی عبادت ہی کج روی سے سب سے زیادہ دور ہے۔۔۔

دل میں زیغ کا معنی

زیغ یہ ہے کہ تم کسی ایسی چیز کا انتخاب کرو جو افضل کے خلاف ہو یا حق کے خلاف ہو یہی زیغ ہے۔۔۔ اور زیغ یہ ہے کہ تم جھک جاؤ، کہ تم دور ہٹ جاؤ پس تم افضل سے ہٹ کر کسی اور چیز کی طرف چلے جاتے ہو اور زیغ دل میں ایک زہر ہے جس سے بچنے کا اللہ نے ہمیں حکم دیا اور جس سے پناہ مانگنے کا ہے:**

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا (rabbanā lā tuzigh qulūbanā baʿda idh hadaytanā) — ہمیں کس **"اے ہمارے رب، ہمارے دل کو ٹیڑھا نہ کر بعد اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت دی۔" چیز کی ہدایت دی؟ ہمیں اسلام کی ہدایت دی، ہمیں افضل کی ہدایت دی۔ پس ہمیں یہ نہ دینے دینا کہ ہم اپنے آپ کو اس پر مقدم کریں جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے، کیونکہ وہی افضل ہے۔۔۔

رات اور دن کی نماز کا حکم مذاہب کے نزدیک

تو یہ دو دو رکعت کی عادت۔ پس جب تم رات میں اٹھو تو کیسے نماز پڑھو؟ دو رکعت پڑھو۔ اور ابن عمر سے اس حدیث کی ایک اور روایت میں ہے کہ ابن عمر کہتے ہیں :«**صلاة الليل والنهار مثنى مثنى**» — رات اور دن کی نماز دو دو رکعت ہے۔۔۔ وہ کہتے ہیں :یعنی رات اور دن کی نماز دو دو رکعت ہے۔۔۔ اور اسی کی بنا پر مالکیوں کا موقف یہ ہے کہ تمام نوافل، سب کے سب، خواہ رات میں ہوں یا دن میں، ہمیشہ دو دو رکعت ہیں، الا یہ کہ تم وتر کرو تو ظاہر ہے طاق عدد پڑھو گے۔ ہمیشہ دو دو رکعت۔ یہی ان کا موقف ہے۔۔۔ یہی شافعیوں کا موقف بھی ہے۔۔۔ پس شافعی کا مذہب یہ ہے کہ افضل سنت دو رکعت ہے۔۔۔ مالکی، شافعی اور حنبلی کہتے ہیں کہ رات کی نماز تمام کی تمام دو دو رکعت ہے۔۔۔ تم دس رکعت پڑھ سکتے ہو یا بیس رکعت، لیکن ہمیشہ دو رکعتوں کے مجموعوں میں۔ یعنی دوسری رکعت میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ یہی دو رکعتوں کا مجموعہ ہے۔۔۔ یہ تینوں :سلام پھیرو مکاتب فکر کا موقف ہے، اسی حدیث کی بنا پر۔

ابن عمر کی روایت اور شافعی و حنبلی موقف

— کا یہ اضافہ "والنهار" یعنی — کہتے ہیں «صلاة الليل والنهار» البتہ ابن عمر کی وہ روایت جس میں وہ یہ موقوف کے زیادہ قریب ہے، یعنی یہ نبی ﷺ تک نہیں پہنچتی، بلکہ صرف ابن عمر رضی اللہ عنہ تک ہاں، ہم رات میں متفق ہیں، کوئی اختلاف :پہنچتی ہے اور اسی کی بنا پر شافعی اور حنبلی کہتے ہیں ،نہیں لیکن دن میں، شافعی کہتے ہیں کہ تم زیادہ بھی پڑھ سکتے ہو، چار بھی پڑھ سکتے ہو، دو اور چار لیکن افضل یہ ہے کہ ہمیشہ دو دو رکعت پڑھو یعنی ظہر سے پہلے دو رکعت، ظہر کے بعد دو رکعت، عصر سے پہلے دو رکعت، یہ شافعی مذہب میں ہے پھر اگر تم چار پڑھ لو تو کوئی حرج نہیں اور حنبلیوں کا دو دو رکعت پڑھو، دو رکعتوں کے مجموعہ اور دن :رات میں ہاں، وہ متفق ہیں :بھی ایسا ہی قول ہے اختیار تمہارا ہے، اگر چاہو تو چار پڑھو، اور اگر چاہو تو دو دو پڑھو کیونکہ نبی ﷺ کا امر یا :میں وہ کہتے ہیں نبی ﷺ کی صفت رات کے بارے میں تھی رہا دن، تو ہمارے پاس ایک اور حدیث ہے، وہ حدیث جو ابو داؤد نے اور یہ حدیث — روایت کی، جس میں نبی ﷺ نے ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں پس یہ دلالت کرتی ہے کہ نبی ﷺ نے واقعی دو سے زیادہ رکعتیں پڑھیں، جو جواز اور صحت پر دلالت کرتا ہے اور — صحیح ہے تم آزاد ہو، اور ہم دن میں کوئی ترجیح نہیں دیتے :نتیجتاً حنبلی کہتے ہیں

حنفیوں کا موقف اور ابو ایوب کی حدیث

افضل یہ ہے کہ چار پڑھو، اور افضل یہ نہیں کہ دو پڑھو ابو داؤد کی اس :رہے حنفی، تو وہ کہتے ہیں ،یعنی ظہر سے پہلے چار رکعتیں — «**أربع قبل الظهر لا تسليم فيهن**» :حدیث کی بنا پر، ابو ایوب سے جن میں سلام نہیں، یعنی ظہر سے پہلے چار رکعتیں جن کے آخر میں سلام ہے، یعنی ان کے درمیان سلام نہیں، پس یہ دو دو رکعت کے مجموعے نہیں ہیں کیونکہ مالکیوں نے بھی اس حدیث کو قبول کیا ہے، لیکن انہوں نے یہ سمجھا کہ تم چار رکعتیں دو دو رکعت کے مجموعوں کی صورت میں پڑھتے ہو، دو اور دو رہا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت، تو اس میں نبی ﷺ نے ظہر سے پہلے چار رکعتیں ان کے درمیان سلام کے بغیر پڑھیں، یعنی وہ چار رکعتیں ہیں اور سلام ان کے آخر میں ہے کیا بات واضح ہے؟ کیا کوئی الجھن میں ہے؟ اچھا، ہم آگے بڑھتے ہیں

عائشہ کی حدیث اور ابو حنیفہ و صاحبین کا موقف

رات :افضل یہ ہے کہ چار پڑھو اور ابو حنیفہ اسے رات تک وسیع کرتے ہیں وہ کہتے ہیں :تو وہ کہتے ہیں میں بھی چار پڑھو، چار کے مجموعے اور یہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کی بنا پر ہے، جس میں وہ کہتی ہیں — اور یہ حدیث بخاری و مسلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی — روایت کرتی ہیں **ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يزيد في رمضان ولا في غيره على إحدى**» :ہیں یعنی نبی ﷺ نے رمضان میں اور رمضان کے باہر گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھا ان کی — «**عشرة** ،ہدایت گیارہ رکعت تھی اور یہ نبی ﷺ سے صحیح ہے، لیکن اس کا معنی یہ ہے کہ ان کی بنیادی ہدایت **فلا تسأل عن**» :یعنی وہ عادت جس پر وہ مداومت فرماتے تھے، گیارہ رکعت تھی پھر وہ کہتی ہیں اس — پس ان کی خوب صورتی اور لمبائی کے بارے میں نہ پوچھو وہ چار پڑھتے — «**حسنهن وطولهن** چار، اور ان کی خوب صورتی، کمال اور لمبائی کے بارے میں نہ پوچھو کیونکہ نبی ﷺ — تعریف کو دیکھو ایسی ایسی نہیں وہ قرآن :نہیں تھی جیسے لوگ کہتے ہیں "کولاہ" کی نماز بہت لمبی ہوتی تھی وہ کہ تقریباً چار یا پانچ اجزاء کے برابر ہوتی تھی اور ان کا رکوع نبی ﷺ کی قراءت کے مطابق ہوتا، جو نہ تیز ،تھی نہ سست، بلکہ معتدل اور جب بھی وہ کسی ایسی آیت سے گزرتے جس میں پناہ مانگنے کا ذکر ہو نہ :وہ اللہ سے اس سے پناہ مانگتے پس اندازہ لگاؤ کہ اس کی لمبائی کتنی ہو گی؟ تو وہ کہتی ہیں چار، چار :پوچھو، تم جاننا نہیں چاہو گے، نہ پوچھو وہ کہتی ہیں

ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب کا موقف

اس بنا پر ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ رات میں بہتر یہ ہے کہ تم چار رکعتیں پڑھو یہی افضل ہے تاہم ان کے بہتر یہ ہے کہ تم دو دو رکعتیں پڑھو، لیکن تم چار :دونوں اصحاب ابویوسف اور محمد شیبانی کہتے ہیں

دو دو رکعتیں، لیکن چار میں کوئی حرج نہیں اور یہ :بھی پڑھ سکتے ہو وہ مذہب کے اندر بھی کہتے ہیں اس لیے کہ وہ مختلف روایات کے درمیان موازنہ کرتے ہیں جو وارد ہوئی ہیں ان میں سے ایک روایت چار :دو دو رکعتیں اور دوسری یہ ہے :

جمہور کی جانب سے عائشہ کی حدیث کی تفسیر

مالکیہ نے اس کی ایک تفسیر دی ہے اور صرف مالکیہ ہی نہیں، بلکہ جمہور یعنی مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ کہتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جب یہ روایت کی تو ان کی مراد چار رکعتیں نہیں تھیں یہ وہ کہتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ ان کی مراد دو رکعتیں اور دو رکعتیں تھیں اور وہ ایسا کیوں کہتے ہیں؟

روایات کو جمع کرنا اور قیام اللیل کی رکعات کی تعداد

ابن عمر کی روایت اور عائشہ کی روایت، جہاں وہ کہتی ہیں :کیونکہ انہوں نے دو روایات کو جمع کیا ہے پڑھیں، تو (خود) کہ نبی ﷺ نے رات میں صرف دو دو رکعتیں پڑھیں، پھر عائشہ کہتی ہیں کہ انہوں نے محض ان کا یہ کہنا اس بات کا مطلب نہیں کہ یہ ایک مسلسل :انہوں نے دونوں کو جمع کرتے ہوئے کہا نماز تھی جس کے درمیان سلام نہ تھا، لہٰذا موجود مختلف احادیث کو جمع کرنے کی خاطر، اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ یہ دو دو رکعتیں تھیں، اور یہی جمہور کا مذہب ہے جیسا کہ ہم نے ذکر کیا، اور اسی قول کے قائل مذہب کے اندر ابویوسف اور محمد بن حسن شیبانی بھی ہیں،

تعداد :نہ کوئی کم سے کم حد مقرر ہے اور نہ زیادہ سے زیادہ، بالاجماع

تعداد کے بارے میں، یعنی کتنی نماز پڑھنی چاہیے؟ تو یہ بالاجماع کھلا ہے نہ کوئی مخصوص کم سے کم حد ہے اور نہ کوئی مخصوص زیادہ سے زیادہ حد، یہ بالاجماع ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے نا؟ کوئی اختلاف نہیں، معاملہ تم پر چھوڑ دیا گیا ہے اور تمہاری استطاعت پر، جیسا کہ ہم نے دیکھا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رات میں جتنا استطاعت ہوتی نماز پڑھتے تھے، لیکن ہم جانتے ہیں کہ بہترین تعداد، گیارہ ہے لیکن میں تم سے پوچھتا ہوں ...اگر ہم بہترین کی بات کریں، تو کیا ہے؟ وہ ہے جسے کہا جاتا ہے : گیارہ کیسے ہوں گی؟ جب ہم گیارہ کہتے ہیں تو تم اسے کیسے پڑھو گے؟ آٹھ اس میں آ جاتی ہیں، اور تم صحیح ہو اور دس بھی آ جاتی ہیں، گیارہ کیسے پڑھو گے؟ اگر ہم دو دو رکعتوں کے طریقے پر چلیں تو کیسے ہوں گی؟ کیسے؟ نہیں، چار، دو، دو، ایک؟ یا تم کہو گے چار، چار، دو، ایک؟ نہیں، یہ مکتبہ کے مذہب پر نہیں ہے یہ ہے دو، دو، دو، ایک، تو دو، چار، چھ، آٹھ، دس، پھر ایک اور وہ ایک ہے؟ وتر، یہ ممکن ہے لیکن اگر تمہارے پاس شفع اور وتر ہے تو اس کا کیا مطلب؟ مطلب یہ کہ دو اور ایک تمہارا وتر ہو تو تم دو رکعتیں سلام کے ساتھ پڑھو اور ایک، تو ہوں گی آٹھ، دو، چار، چھ، آٹھ، پھر شفع اور وتر، یہ ہے ،تمہارا قیام، ویسے یہ سب قیام اللیل ہے وتر تہجد کا حصہ ہے وتر تہجد کا حصہ ہے یہ قیام اللیل ہے کیونکہ یہ قیام عشاء کے بعد ہوتا ہے، اور یہ رات ہے تو یہ سب قیام ہے یہ سب تہجد ہے کیونکہ یہ سب رات کے وسط یا آخر میں ہوتا ہے لیکن اصطلاحات میں الجھن نہ ڈالو، یہ سب ایک ہی چیز کے معنی ہیں، لیکن وتر ایک مخصوص چیز ہے مخصوص چیز کیوں؟ کیونکہ نبی ﷺ ہمیشہ اسے کرتے تھے، پڑھتے اور کیونکہ یہی اس تعداد کو وتر بناتا ہے، ہے نا؟ یہی وہ دو اور ایک ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے یہی ہے جسے کہا یہ نبی ﷺ کی عادت تھی، تو اگر تم امتیاز کرنا چاہو تو دو، دو، دو، آٹھ تہجد سے، اور دو اور ...جاتا ہے ایک وتر سے دو اور ایک وتر سے، جو اسے گیارہ رکعتیں بنا دیتا ہے تو گیارہ رکعتیں بہترین عمل ہیں،

سنت صرف تعداد نہیں ہے

لیکن جب تم سنت کے بارے میں سوچو تو صرف تعداد کے بارے میں نہ سوچو، یہ سنت کی مکمل تصویر نہیں ہے اگر کسی نے گیارہ رکعتیں پڑھ لیں تو کیا یہی سنت ہے؟ یقیناً یہ سنت نہیں ہے ہاں، تم نے گیارہ پڑھ لیں، لیکن کیا تم نے سنت ادا کی؟ تم نے سنت ادا نہیں کی، ہاں، تم نے گیارہ رکعتیں پڑھ لیں، ٹھیک ہے لیکن یہ سنت کا مجموعہ نہیں ہے سنت کا مطلب ہے جو نبی ﷺ نے کیا، کیا نبی ﷺ نے اس طرح پڑھا؟

نہیں۔ آپ ؐ نے اس لمبی رکعتوں کے ساتھ پڑھا، ایک ہی رکعت میں متعدد سورتیں پڑھیں، یہاں تک کہ ہر رکعت وقت لیتی۔ وقت بھی سنت کا حصہ ہے۔ اگر تم یہ تمام صفات جمع کر سکو تو تم نے آپ ؐ کی سنت اس کی :کا مجموعہ ادا کیا۔ مجموعہ، اس کی مکمل تصویر۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ عائشہ کہتی ہیں کاملیت کے بارے میں مت پوچھو، وہ کتنی خوبصورت ہے۔ کتنی لمبی ہے۔ اس کے بارے میں مت پوچھو۔ کیوں؟ کیونکہ تم استطاعت نہیں رکھتے۔ تو گویا جب ہم نبی ؐ کی نقل کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو حقیقت میں ہمیں اس سنت کا صرف ایک حصہ مل سکتا ہے، اس کا ایک تناسب۔ شاید تعداد میں پہلے، اور ہمیں اس تعلق کے بارے میں بھی سوچنا چاہیے۔

قیام ایک حقیقی تعلق ہے، محض حرکات نہیں

ٹھیک ہے، میں صرف کچھ نمازیں ادا :وہ وقت جب تم ساکن ہو، یہ مت سوچو ...سنت، جسے کہا جاتا ہے کرنا چاہتا ہوں۔ میں اپنی رکعتیں ختم کر کے واپس سو جانا چاہتا ہوں بغیر اس دوران اللہ کے ساتھ اپنا تعلق پروان چڑھائے۔ یہ اس کا لازمی حصہ ہے جو تم کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔ تم اللہ کے ساتھ اپنا تعلق پروان چڑھانے کی کوشش کر رہے ہو۔ تو جب اللہ حدیث میں نازل ہوتا ہے اور پوچھتا ہے، وہ اس شخص کے بارے میں پوچھتا ہے جو اللہ سے مانگتا ہے، جو شعوری طور پر وقت لے کر اللہ کے ساتھ اپنی فکر بانٹتا ہے، اور خواہش طلب کرتا ہے، اور اللہ کی رحمت کی امید رکھتا ہے، اور اللہ کے فضل سے التجا کرتا ہے، اور اپنی زندگی میں جس چیز کے لیے کوشش کر رہا ہے اسے پورا کرنے میں مدد مانگتا ہے۔ اور یہ صرف اس وقت ممکن ہے جب تمہارے اندر شعور ہو، جب تم اپنا دل، اپنا ذہن اور اپنا شعور واقعی اللہ کے لیے کھولو۔ یہ ایک حقیقی تعلق ہے، نہ کہ کوئی سطحی ورزش کر کے واپس سو جانا۔ نہیں۔ یہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رحمت طلب کرنے میں ایک بنیادی انہماک ہے۔ یہی قیام اللیل ہے۔ اور اگر تم قرآن جانتے ہو اور اسے پڑھتے ہو تو تمہیں اس میں تدبر کرنا چاہیے، اور واقعی ان کلمات پر غور کرنا چاہیے جو اللہ نے نازل کیے، جو اس نے ہمارے ساتھ بانٹے، اور ہمیں سکھائے تاکہ ہمیں ہدایت دے۔ یہ اس وقت کی کلیت ہے۔ اور رات میں کیوں؟ کیونکہ رات ساکن ہے۔ رات میں تمہارا ذہن تمہارے ساتھ ہوتا ہے۔ خلل ڈالنے والی چیزیں ،بہت کم ہوتی ہیں۔ تم توجہ مرکوز کر سکتے ہو۔ یہ اس وجہ کا حصہ ہے کہ اللہ نے اس وقت کو کیوں چنا کیونکہ یہ تمہارے لیے اور میرے لیے بہتر ہے۔ ہمارے لیے بہتر۔ اللہ کے لیے بہتر نہیں۔ مجھے لگتا ہے یہ سب کے لیے بہتر ہے۔ اللہ کو اس میں سے کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ ہے نا؟ اسے کسی چیز کی ضرورت نہیں۔ عبادت اسے کوئی نفع نہیں پہنچاتی۔ حاشا۔ عبادت اس میں کوئی اضافہ نہیں کرتی، اور نہ اسے غنی کرتی ہے۔ حاشا۔ یقیناً نہیں۔ یہ سب ہمارے لیے ہے۔ یہ وقت ہمارے لیے بہتر ہے۔ نماز ہمارے لیے بہتر ہے۔ ہماری دعائیں ہمارے لیے بہتر ہیں۔ اللہ کے سامنے ہماری محتاجی ہمارے لیے بہتر ہے۔ صرف ہمارے لیے۔ تو اس وقت کے اپنے راز ہیں۔ مقصد کو سمجھنا اور ہدف کو سمجھنا ہمیں یہ منظم کرنے میں مدد دیتا ہے کہ ہم اس کے قریب کیسے جائیں۔

قیام اور تدبر میں تدریج

اب میں اپنی کہی ہوئی باتوں :شاید، شاید تمہاری نماز کا ایک حصہ، جیسے جیسے تم آگے بڑھو، تم کہو میں سے کچھ نہیں سمجھتا۔ شاید یہی ہے۔ تو شاید تمہاری نماز کا ایک حصہ، جب تم بڑھنا اور ترقی کرنا ٹھیک ہے، میں دو رکعتیں پڑھوں گا، پھر دس منٹ بیٹھ کر فاتحہ کا ترجمہ اور جو سورت :چاہو، تم کہو میں پڑھوں اس کا ترجمہ پڑھوں گا۔ میں نے ابھی سورت سیکھی ہے، ہاں۔ ابھی حفظ کیا ہے، مثلاً میں نے سورت الہمزہ۔ حفظ کی ہے۔ کچھ بھی حفظ کیا۔ مجھے اسے پڑھنے دو۔ مجھے اس پر غور کرنے دو۔ پھر میں دو اور رکعتیں پڑھوں گا اور اسے دوبارہ پڑھوں گا۔ لیکن اس بار میں اسے پڑھنے کے بعد نیا انداز میں پڑھوں گا۔ پھر جب تم اس سے فارغ ہو جاؤ تو دعا سے پہلے وہاں بیٹھ کر اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے مزید اور مزید مانگو۔ شاید اپنے سجدے میں۔ اپنا سجدہ کر کے اٹھنے کے بجائے، اللہ سے سوال کرنے کے لیے وقت لو۔ جیسا اِجْتَهِدُوا) «**اجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ، فَإِنَّهُ قَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ فِي هَذَا الْوَقْتِ**» :کہ نبی ؐ نے فرمایا

دعا میں کوشش کرو، کیونکہ اس وقت تمہاری" — (فِي الدُّعَاءِ، فَإِنَّهُ قَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ فِي هَذَا الْوَقْتِ
یہ بھی قیام اللیل کا لازمی حصہ ہیں "دعا قبول ہونے کے لائق ہیں

بیدار ہونا سب سے مشکل قدم ہے

اگر تم بیدار ہونا ہی ہے تو جان لو کہ اٹھنا سب سے مشکل حصہ ہیں پس جیسے ہی تم اٹھو، معاملہ تمہارے خیال سے آسان ہو جاتا ہیں حتیٰ کہ اگر تم اٹھ کر دو یا چار رکعتیں پڑھو اور پھر سو جاؤ، تو تم گہری نیند نہیں سو سکو گے، اور آسانی سے نیند نہیں آئے گی؛ کیونکہ تمہارا ذہن اللہ سے جڑا رہے گا، اور تمہارا دل اللہ سے وابستہ رہے گا ہم کہتے ہیں کہ ہم جلدی بستر پر واپس جاتے ہیں، اس لیے نہیں کہ ہمیں اس کی ضرورت ہے، بلکہ اس لیے کہ شیطان چاہتا ہے کہ ہم اللہ سے وہ رابطہ توڑ دیں، اور جو اللہ کے پاس ہے اس سے ہمارا فائدہ کم کر دیں

:پس اگر تم نے یہ آزمایا اور پایا کہ شیطان تم پر غالب آ گیا اور تمہیں واپس سلا دیا، تو اپنے آپ سے پوچھو کیا تم واقعی تھکے ہوئے ہو؟ کسی اور سے مت پوچھو، بلکہ اپنے آپ سے پوچھو اور خود ان کلمات کی حقیقت کو دیکھو، تب تمہیں معلوم ہو گا کہ تم واپس اس لیے نہیں سوئے کہ تم تھکے ہوئے تھے، بلکہ اس لیے کہ شیطان تم پر غالب آ گیا، کیونکہ وہ تمہارے لیے بھلائی نہیں چاہتا

قیام اللیل ایک طویل مدتی منصوبہ ہے، ایک بار کا عمل نہیں

بہر حال، قیام اللیل ایک طویل مدتی منصوبہ ہے، ایسی چیز نہیں جو تم ایک بار کرو اور ختم ہو جائے قیام ،اللیل ایسی چیز نہیں جس میں تم ایک دن یا ایک ہفتہ یا ایک مہینہ یا ایک سال میں مہارت حاصل کر لو بلکہ یہ ایسی چیز ہے جو تمہاری باقی زندگی کا ساتھی ہے یہ ایک طویل وقت لینے والا منصوبہ ہے، اور یہ فطری اور قابل قبول ہے، اور اسے بنیادی طور پر ایسا ہی ہونے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے پس اگر تم شروع میں آج رات ہی قیام اللیل شروع کرنا چاہتا ہوں اور آٹھ رکعتیں یا اس **:**کرنا چاہو تو اپنے آپ سے یہ نہ کہو جیسی پڑھوں گا نہیں، بلکہ تمہیں اپنے آپ کو بتدریج بنانا ہو گا، اور تمہارے پاس ایک منصوبہ اور نظام ہونا چاہیے

اپنے وقت کی منصوبہ بندی

آپ اپنے لمبے دنوں اور زیادہ مصروف دنوں کو جانتے ہیں، اور آپ بہترین اوقات بھی جانتے ہیں، جیسے جمعرات کی رات یا جمعہ کی رات جمعہ کے دن سے پہلے، کیونکہ یہ بہترین اوقات میں سے ہیں اس لیے اپنے وقت کو اس طرح منظم کریں کہ ہفتہ میں کم از کم ایک دن آپ کے پاس ہو شاید آپ ہفتہ کے ساتوں دن نماز نہیں پڑھ سکتے، تو ایک دن سے شروع کریں اور اگر آپ شروع کر رہے ہیں تو اسی دن سے شروع کریں جو آپ کے لیے ممکن ہو اور شاید آپ جمعہ کی رات سے شروع نہ کر سکیں، تو کوئی حرج نہیں؛ اور شاید آپ ہفتہ کی رات سے شروع کریں کیونکہ آپ زیادہ فارغ ہوتے ہیں اور اتوار کے دن کام نہیں کرتے لیکن کہیں سے تو شروع کریں، اپنے لیے سب سے آسان سے شروع کریں، پھر اس پر ان شاء اللہ تعمیر کریں

اور اس نماز میں، اللہ سے دعا کریں کہ وہ آپ کی مدد کرے یہ سب قیام اللیل کا لازمی حصہ ہیں

رکعات اور قراءت کی کوئی مقررہ حد نہیں

اسی طرح، قیام اللیل کی کوئی مقررہ مقدار نہیں ہے، یہ کھلا ہے نہ کوئی کم سے کم حد ہے اور نہ زیادہ سے زیادہ، نہ رکعات کی تعداد میں اور نہ اس میں جو آپ پڑھتے ہیں اور جیسا کہ ہم جانتے ہیں، بہتر یہ ہے کہ آپ زیادہ پڑھیں اگر آپ استطاعت رکھتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہترین اعمال کے بارے یعنی قیام میں لمبا ہونا، یعنی قیام میں "طُولُ الْقِيَامِ" **:**میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لمبی قراءت، یہ بہترین اعمال میں سے ہے لیکن ہم اس میں بتدریج بڑھتے ہیں

پس قرآن میں سے جو آسان ہو" — (مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ) ہے مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ :اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا عَلِمَ أَن لَّن تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۖ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ :اور یہ بھی فرمایا"پڑھو ،اس نے جان لیا کہ تم اسے پورا نہیں کر سکو گے" — (تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۖ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ میں نے جان لیا کہ تم :پس اللہ فرماتا ہے"پس اس نے تم پر رحم کیا، تو قرآن میں سے جو آسان ہو پڑھو پوری رات قیام کرنے پر قادر نہیں! استطاعت نہیں رکھتے، میں نے یقینی علم سے جان لیا کہ تم ا مومنو اور وہ جانتا ہے کہ تم اس :اللہ چاہتا ہے کہ وہ ہم سب کو پوری رات قیام کرتے دیکھے، لیکن وہ فرماتا ہے ،پر قادر نہیں پس قرآن میں سے جو آسان ہو پڑھو، یعنی جو تمہارے لیے کافی ہو، اور جو تم پر آسان ہو اور جو تم برداشت کر سکو جو تم برداشت کر سکو پڑھو، پھر آگے بڑھو، اور الحمد للہ

عملی منصوبہ :چھوٹے سے شروع کریں

اپنے لیے کوئی بڑا ہدف مقرر نہ کریں اور پھر اسے پورا نہ کریں، بلکہ چھوٹا ہدف رکھیں جو آپ کے لیے ممکن ہو، اور اس کے ذریعے آپ بڑھیں گے اور ہم اسے ان شاء اللہ اختتام میں ختم کرتے ہیں

رات کی نماز کے بارے میں مذاہب کے احکام

کہ رات کی نماز اصل میں بہترین اس :ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں جو مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ نے کہا طرح ہے کہ دو دو رکعت ہو اور وتر ایک یا تین یا پانچ یا سات رکعت سے ہو، اور اسی طرح، جب تک کہ تعداد طاق ہو

دوسری بات، مالکیہ نے کہا کہ دن میں سنت صرف دو رکعت ہے شافعیہ نے کہا کہ سنت بہترین اس وقت ہوتی ہے جب دو رکعت ہو حنابلہ نے کہا کہ رات میں سنت دو رکعت ہے، لیکن دن میں یہ کھلی ہے حنفیہ نے کہا کہ سنت چار رکعت ہے، اور بہتر یہ ہے کہ رات میں چار رکعت پڑھی جائیں اور ان میں سے ہر ایک کی اپنی دلیل ہے اور معاملہ آپ کی طرف لوٹتا ہے، تو ان کا موازنہ کرنے کی کوشش نہ کریں اور یہ نہ کہیں کہ یہ اس سے بہتر ہے، کیونکہ ان میں سے ہر ایک کی اپنی دلیل ہے ان شاء اللہ اور اپنے لیے وہ چنیں جو آپ کے نزدیک دلیل کے لحاظ سے زیادہ مضبوط ہو ہم اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں محفوظ رکھے، ہم سے قبول فرمائے، اور ہمیں ان لوگوں میں شامل کرے جو رات کا قیام کرتے ہیں

نفل نماز میں جماعت کا حکم

رات کی نماز میں جماعت کا کیا حکم ہے؟ یہ سوال صرف رات کی نماز تک :ہمارے پاس ایک سوال ہے محدود نہیں، بلکہ عام طور پر نفل نماز پر لاگو ہوتا ہے

کہلاتا ہے، یعنی یہ بعض لوگوں پر فرض ہے کہ اسے ادا کریں، اور جو اس سے "فرض کفایہ" آپ کے پاس زیادہ کرے تو اس کے حق میں یہ سنت ہے اس کی مثال جنازے کی نماز ہے، یہ فرض کفایہ ہے، اور اسی طرح پھر آپ کے پاس کچھ مخصوص نوافل ہیں جن کے بارے میں سنت میں آیا ہے کہ وہ جماعت سے پڑھے گئے، جیسے نماز کسوف؛ کیونکہ یہ آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے وقت میں جماعت سے پڑھا، اور یہ نفل ہے نہ کہ فرض اور آپ کے پاس نماز ضحیٰ بھی ہے، یہ بھی نفل ہے، لیکن یہ آیا نہیں کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جماعت سے پڑھی گئی اور پھر بھی، تراویح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جماعت سے نہیں پڑھی گئی، لیکن اس کے بعد مسجد میں جماعت سے پڑھی گئی

پس اس باب میں لچک ہے؛ کیونکہ آپ کچھ نوافل پاتے ہیں جو خفیہ پڑھے گئے اور کچھ علانیہ، اور کچھ اور :جماعت سے آئے اور کچھ نہیں آئے اور عموماً، ہر خاص صورت کا جواب دینے کے بجائے، ایک قاعدہ ہے وہ یہ کہ تمام نوافل میں، ان کے علاوہ جن کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جماعت سے پڑھنا آیا ہے، اصل یہ ہے کہ بہتر یہ ہے کہ وہ تنہا پڑھے جائیں، یعنی اکیلے یہ بہتر ہے لیکن کیا جماعت سے پڑھنے نہیں، اس معاملے میں لوگوں کے لیے وسعت ہے کیونکہ :والا گنہگار یا غلطی کرنے والا ہے؟ جواب غالباً

بعض لوگ رات کو مسجد میں قیام اللیل کے لیے آتے ہیں، اور ان میں سے اکثر ایسا اس لیے کرتے ہیں کہ وہ قرآن زیادہ نہیں جانتے، یا اس لیے کہ اگر وہ اپنے گھروں کو چلے جائیں تو قیام میں سستی کریں۔

قیام اللیل کی حرص اور کمزور استطاعت

وہ رات کی نمازیں ادا نہیں کریں گے اگر وہ اپنے گھروں کو لوٹ جائیں، ان میں وہ یقین نہیں اور وہ استطاعت نہیں، لیکن وہ یہ کرنا چاہتے ہیں، اور وہ اپنے آپ کو اسے ترک نہ کرنے پر مجبور کرنا چاہتے ہیں، تو وہ خود کو اس موقف میں رکھتے ہیں، اور یہ کوئی حرج کی بات نہیں، اور یہ ایسی چیز ہے جسے عام طور پر مسلمانوں کی دنیا میں دیکھا گیا ہے یا یہ عام طور پر مسلمانوں کی دنیا میں قابل مشاہدہ ہے اس لیے ہم معاملہ یہیں چھوڑ دیتے ہیں۔

عبادت پر ثابت قدمی اور توفیق کی دعا

ہم اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں ان لوگوں میں شامل کرے جو ہر حال میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی نماز پڑھتے اور عبادت کرتے ہیں ان شاء اللہ، اور ہمیں اپنی توفیق عطا فرمائے، وہ توفیق جس سے ہم کسی دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چل سکیں جتنا ہم استطاعت رکھتے ہیں۔ ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اس مجلس میں برکت دے

مجلس کے اختتام کی دعا

اللہ! **:ہمیں ان لوگوں میں شامل کر جن کے بارے میں فرمایا الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ** اور ،"جو بات سنتے ہیں پھر اس کی بہترین پیروی کرتے ہیں" — **(الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ)** ہمیں ان لوگوں میں شامل کر جو اس مجلس سے محفوظ طریقے سے رخصت ہوں، اور ہم میں اور ہم میں ہدایت دے اور ہمارے ذریعے ہدایت دے **!**سے اور ہمارے ساتھ کسی کو بدبخت یا محروم نہ بنائے اللہ اور ہمیں ان لوگوں کا سبب بنا جو ہدایت پائیں اور ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجے

رات کے کھانے کے لیے منتقلی کی اطلاع

براہ کرم نیچے کی منزل پر رات کے کھانے کے لیے تشریف لائیں، اور ابھی ہمارے پاس آدھا گھنٹہ یا اس کے قریب باقی ہے پہلے جلدی کریں، براہ کرم**

(وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا) Qur'an 19:55 (رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا) Qur'an 3:8

(عَلِمَ أَن لَّن تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۖ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ) Qur'an 73:20

(الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحْسَنَهُ) Qur'an 39:18

صحيح بخاری و صحيح مسلم — عائشہ رضی اللہ عنہا سے: «ما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يزيد في رمضان ولا في غيره على إحدى عشرة»

صحيح بخاری و صحيح مسلم — ابن عمر رضی اللہ عنہما سے: «صلاة الليل مثنى مثنى، فإذا خشي أحدكم الصبح صلّى ركعة واحدة تُوتِرُ له ما قد صلّى»

سنن ابو داؤد — ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے: «أربع قبل الظهر لا تسليم فيهن»

سنن ابو داؤد — نبی ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں

#نمازِ شب / قیام اللیل «دعا میں اجتہاد کے بارے میں: «اجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ، فَإِنَّهُ قَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ فِي هَذَا الْوَقْتِ

#فقہی مذاہب کے موقف #وتر اور رکعات کی تعداد #حضرت عمر فاروقؓ #حدیث کی شرح (کتاب صلوۃ اللیل)

#تدبرِ قرآن اور دعا #اہلِ خانہ کی تربیت